(This question paper contains 3 printed pages)

Roll No.

Sl. No of Question Paper: 5283

Unique Paper Code: 214368

Name of the Paper: Urdu B

E

Name of the Course: B. A. (Prog.) Urdu

Semester: III

Duration : 3 Hours

Maximum Marks : 75

1۔ ذیل کے اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے۔ (10)

(الف)

زرتشتیوں کی کتابوں میں آگ نورِالٰہی کا ظہور دکھا رہی ہے۔ آدمیوں کے سر کو اپنے آگے سجدے میں جھکا رہی ہے، اپنی پرستش کے لئے آتش کدے بنوا رہی ہے جن میں بجنسہ درخشاں وتاباں رہتی ہے اور ارسطا طالیس نے استقرا سے رابعۂ بسائط عنصریہ، خاک، باد، آب، آتش قرار دیے۔ مگر عناصر کو بسیط حالت میں کوئی نہ دیکھ سکا۔ آتش حالتِ بسیط میں ززین پر معدوم اور کرۂ نار میں موجود۔ انسان کرۂ نار میں پہنچ کر کیونکر دیکھ سکتا ہے۔

خاک حالتِ بسیط میں زمین کے طبقۂ اولی اور طبقۂ طینہ کے نیچے بیٹھی ہے۔ تحت الثریٰ میں جا کر اس کی زیارت ہوسکتی ہے جو انسان کے لیے ناممکن ہے۔ ہوا بسیط حالت میں کرۂ ہوا کے طبقہ سیوم میں موجود ہے۔ انسان اگر پر لگا کے جائے تو اس کی قدم بوسی کر سکتا ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں۔ پانی تو کہیں حالت بسیط میں مل ہی نہیں سکتا۔

(ب)

ایک خاص بات یہ ہے کہ ان کے خیالات ومقالات میں جھول جھال یعنی کسی طرح کا ''تذبذب فی الرائے'' نہیں ہے۔ خالص یک رنگی ہے، جسے اصطلاح میں فلسفیانہ کہیے۔ معیار خیال اسقدر بلند پایہ اور سلجھا ہوا ہے کہ کہیں سے یہ بیگانے نہیں ہوتے۔ مجھے ہنسی آتی ہے جب میں سنتا ہوں کہ حالی کی جدید شاعری بہ لحاظ فن ساقط المعیار ہے اور اس لائق نہیں کہ اس پر توجہ کی جائے یہ ''فتویٰ'' پرانی لکیر کے شیدائیوں کا ہے جو خیر سے یہ بھی نہیں جانتے کہ شاعری دراصل کیا چیز ہے؟ اور اس کا موضوع اصلی کیا ہے؟ بھیڑوں کا ایک غول ہے جو مدت ہوئی آنکھیں بند کیے ایک راستے پر پڑ لیا اور آگے پیچھے آج تک چلا آیا، لیکن ہم کو اس سے کچھ بحث نہیں، نہ ہم اس مجموعۂ ردّیات پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں جو پرانے خیال والوں کا سرمایۂ ناز ہے۔

2۔ ذیل کے اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق لکھیے۔ (10)

(الف)

عقل سے کام بھی لے عشق پہ ایمان بھی لا
دل ہی نذر نگہِ ناز نہ کر جان بھی لا

تیری آمد کے تصدق ترے جلووں کے نثار
آمری قبر پہ آ حشر کا سامان بھی لا

تُو نے دل دے کے بس اِک شانِ ہوس پیدا کی
ان کا بندہ ہے تو نادان وہی شان بھی لا

جب سے اِک تار بھی دامن میں سلامت نہ رہا
جوشِ وحشت کا تقاضہ ہے گریبان بھی لا

دادِ نظارہ تو دی اب جو حقیقت ہے وہ سن
بزمِ عالم میں فقط آنکھ نہ لا کان بھی لا

(ب)

نمودِ حسن کو حیرت میں ہم کیا کیا سمجھتے ہیں
کبھی جلوہ سمجھتے ہیں کبھی پردا سمجھتے ہیں

کبھی ہیں محوِ دید ایسے سمجھ باقی نہیں رہتی
کبھی دیدار سے محروم ہیں اتنا سمجھتے ہیں

یکا یک توڑ ڈالا ساغرِ مے ہاتھ میں لے کر
مگر ہم بھی مزاجِ نرگسِ رعنا سمجھتے ہیں

کبھی گل کہہ کر پردہ ڈال دیتے ہیں ہم اس رُخ پر
کبھی مستی میں پھر گل کو رُخِ زیبا سمجھتے ہیں

یہی تھوڑی سی مے ہے اور یہی چھوٹا سا پیمانہ
اسی سے رند رازِ گنبدِ مینا سمجھتے ہیں

3۔ ذیل کے اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔ (10)

(الف)

کہنے لگا چاند، ہم نشینو! اے مزرعِ شب کے خوشہ چینو!
جنبش سے ہے زندگی جہاں کی یہ رسم قدیم ہے یہاں کی
ہے دوڑتا اشہبِ زمانہ کھا کھا کے طلب کا تازیانہ

اس راہ میں مقام بے محل ہے پوشیدہ قرار میں اجل ہے
چلنے والے نکل گئے ہیں جو ٹھہرے ذرا، کچل گئے ہیں
انجام ہے اس خرام کا حُسن
آغاز ہے عشق، انتہا حُسن

(ب)

قلب پر جس کے نمایاں نور و ظلمت کا نظام منکشف جس کی فراست پر مزاجِ صبح و شام
خون ہے جس کی جوانی کا بہارِ روزگار جس کے اشکوں پر فراغت کے تبسّم کا مدار
جس کی محنت کا عرق تیار کرتا ہے شراب اُڑ کے جس کا رنگ بن جاتا ہے جاں پرورگلاب
قلب آہن جس کے نقش پا سے ہوتا ہے رقیق شعلہ خوں جھونکوں کا ہمدم تیز کرنوں کا رفیق
خون جس کا بجلیوں کی انجمن میں باریاب جس کے سر پر جگمگاتی ہے کلاہِ آفتاب
لہر کھاتا ہے رگِ خاشاک میں جس کا لہو جس کے دل کی آنچ بن جاتی ہے سیلِ رنگ و بو

4۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی نثر نگاری کا جائزہ لیجیے۔ (10)

یا

نظم ”کسان“ کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

5۔ ”سویرے جو کل آنکھ میری کھلی“ میں پطرس بخاری نے اپنی تعلیمی سرگرمیوں کو کس انداز میں بیان کیا ہے وضاحت کیجیے۔ (10)

یا

اصغر گونڈوی کی غزل گوئی پر اظہارِ خیال کیجیے۔

6۔ علامہ اقبال کی شاعرانہ عظمت پر ایک مضمون لکھیے۔ (10

یا

مضمون آگ کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

7۔ مندرجہ ذیل میں سے صرف تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھیے۔ (15)

تشبیہہ ، رعایتِ لفظی ، غزل ، قطعہ ، کنایہ ، مجازمرسل